

## شیخو

شیخو دو ماہ پہلے ہی دنیا کی بہترین یونیورسٹی Berkeley سے ایل ایم کی ڈگری لے کر پاکستان آیا ہے۔ چار سال پہلے انہوں نے یورپی کا امتحان پاس کیا تھا۔ مکمل طور پر ایک پڑھا لکھا انسان۔ سوال یہ ہے کہ کتنے نوجوان ہیں جو اعلیٰ ترین تعلیم حاصل کرنے کے بعد امریکہ سے پاکستان آتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ ایک فیصد یا اس سے بھی کم۔ تاوے فیصد لوگ تو اس بدشست خطے سے مغربی دنیا میں بھاگنا چاہتے ہیں۔ اب تو عالم یہ ہے کہ پاکستانی، ادنیٰ کشتیوں میں بیٹھ کرنا جائز طریقے سے سمندر عبور کر کے یورپ پہنچنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اس خطرناک مشن میں اکثریت جان سے ہاتھ دھوتی ہے۔ ان تمام حقائق کے برعکس، شیخو تو قانون کی بہترین تعلیم لے کر شعوری دھارے کے برعکس پاکستان واپس آیا ہے۔ شیخو تو گھر کے اندر کا نام ہے۔ اصل نام تو محمد اقبال ہے۔ بلکہ پورا سرکاری نام رائے محمد اقبال ہے۔ انتیں سال کا ذہین نوجوان۔ انتیں برس سے مجھے شیخو کا اصل نام ہی معلوم نہیں تھا۔ بچپن سے لے کر آج تک میرے لئے وہ صرف اور صرف شیخو تھا اور ہے۔ یہ اصل نام بھی دو دن پہلے مجھے اون نے دیا۔ جو شیخو کا چھوٹا بھائی ہے۔ وہ بھی چند ہفتے پہلے امریکہ سے زراعت کی ڈگری لے کر واپس پاکستان آیا ہے۔ اگر اون مجھے شیخو کا نام نہ بتاتا تو شاید آج بھی میں اسے صرف گھر کے نام کے مطابق پکار رہا ہوتا۔ دونوں بچے جواب نوجوان ہیں، رائے حسن نواز کے صاحزادے ہیں۔ جو ساہیوال کی سیاست میں نمایاں اور شریف ترین کردار ہے۔ اس لئے یہ قلمبند نہیں کر رہا کہ حسن نواز سے قربی عزیز داری ہے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ آج کل کی موجودہ سیاسی آلاتشوں سے مکمل طور پر دور ہے۔ پرانے سیاست دانوں کی طرح، آج بھی اپنی گردہ سے پیسے خرچ کر کے ایکشن لڑنے والا انسان۔ رائے حسن نواز دراصل نواز شریف کے قربی ساتھیوں میں شامل تھا۔ مگر پھر چند روز باری سطح کے آدمیوں نے اسے مسلم لیگ ن سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔ تحریک انصاف اس وقت سیاسی طور پر حد درجہ کمزور تھی۔ بارہ برس پہلے کی بات ہے۔ مگر حسن نواز بہر حال، اس ضعیف جماعت میں آگیا۔ ایم این اے رہا۔ جب پنجاب سے پیٹی آئی کے دو چار ایم این اے ہی تھے۔ قصہ کوتاہ یہ کہ اس کے تحریک میں آنے سے جماعت سیاسی طور پر اونا ہوئی۔ چند دن پہلے جب عمران خان نے جیل بھرو تحریک کا اعلان کیا تو پورے پاکستان میں اس کا رد عمل ہوا۔ تحریک کے اکثر لوگوں نے اس میں جذباتی طریقے سے حصہ لیا۔ روزہ رہشہر میں گرفتاریاں دینے والے بڑھتے چلے گئے۔ اس رجحان کو میدیا نے کبھی ثابت طریقے سے بیان نہیں کیا۔ حقیقت یہی ہے کہ ہر طرح کے مخالفانہ منفی پروپیگنڈے کے برعکس، جیل بھرو تحریک بھر پور طریقے سے کامیاب رہی۔ شیخو نے بھی چند دن پہلے گرفتاری دینے کا فیصلہ کر لیا۔ ساتھ ہی رائے مرتضیٰ جو تحریک کے ایم این اے رہے وہ بھی قید ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔ جب مجھے معلوم ہوا تو کوشش کے باوجود ان دونوں کو کچھ نہ کہہ سکا۔ اس لئے کہ بذات خود سرکار کے عتاب اور غصہ کا نشانہ رہا ہوں۔ ایک حاکم شائد لکھنے کی وجہ سے ناراض ہو گیا اور مجھے کئی ہفتہ عقوبت خانے میں رکھا گیا۔ جس میں سترہ دن قید تھائی بھی شامل تھی۔ بہر حال ذاتی معاملہ کو بالائے طاق رکھتے ہوئے جیل بھرو تحریک اور شیخو کے بارے میں عرض کرنا مقصود ہے۔

چند دن پہلے شیخو نے ساہیوال سے گرفتاری دی۔ پر عزم نوجوان، وکٹری کا نشان بناتے ہوئے قیدیوں کی گاڑی میں سوار ہوا اور تمام ساتھیوں سمیت گرفتار کر لیا گیا۔ وہی کا نشان بنانا کروں میں داخل ہونے کی تصویر سو شل میڈیا پر بھی وائرل ہو گئی۔ اگلے روز تمام قومی سطح کے اخبارات کے فرنٹ پیچ پر موجود تھی۔ معلوم ہوا کہ شیخو کو لودھراں لے جایا جا رہا ہے۔ گرفتاری دینے سے چند گھنٹے پہلے شیخو سے فون پر بات ہوئی وہ کامل حوصلے میں تھا۔ پر عزم تھا اور نہیں رہا تھا۔ ایک نوجوان سے اتنے پختہ رویے کی مجھے ہرگز ہرگز کوئی امید نہیں تھی۔ بہر حال، شیخو اب لودھراں جیل میں ہے۔ وہ ایک سیاسی قیدی ہے۔ کس حال میں ہو گا۔ مجھے کچھ علم نہیں۔ مگر جس جذبے سے بذات خود گرفتار ہوا ہے، اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آج بھی تکالیف کو مسکرا کر جیل رہا ہو گا۔ جس وقت کالم لکھ رہا ہوں وہ اس لمحہ سیاسی قیدی ہے۔ پاکستان میں عقوبت خانے میں رہنا دل گر دے کا کام ہے۔ اور وہ اسے محبت اور ظرف سے بھاڑا رہا ہے۔ مجھے یہ کالم لکھنے کی ضرورت اس لئے پیش نہیں آئی کہ آپ کو ایک سیاسی قیدی کا فکری رجحان بتا سکوں۔ بلکہ یہ اس وجہ سے ضروری ہو گیا کہ میڈیا کی اکثریت نے جیل بھرو تحریک کو مکمل طور پر ناکام قرار دیا۔ مختلف وجوہات کی بدولت، مین اسٹریم الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا شدید ترین دباؤ کا شکار ہے۔ یہ تحریک نہ صرف کامیاب رہی۔ بلکہ اس کا نمایاں پہلو یہ بھی ہے کہ اس میں صفائول کے لیڈر ان نے گرفتاری دینے میں پہل کی۔ کسی اور موجودہ سیاسی جماعت یا گروہ نے یہ اعلیٰ ظرف حرکت نہیں کی۔ اکثریت سیاسی جماعتوں جواب صرف دھڑوں تک محدود ہیں۔ ہمیشہ کا رکناں سے قربانی مانگتی ہیں۔

حالیہ مثال سیلا ب میں حکمران دھڑے کی دو عملی ہے۔ بدترین سیلا ب میں بھی حکمران طبقہ، اپنی دولت کا کچھ قلیل حصہ سیلا ب زدگان کے لئے خرچ نہ کر پایا۔ مغربی دنیا کو تو خیران کی دولت کا علم ہے۔ اس لئے، کسی ملک نے سیلا ب میں ہماری کوئی قابل ذکر مدد نہیں کی۔ مجھے موجودہ سیاسی حکمران ٹولے میں سے ایک جماعت دکھادیجئے جس میں کارکنان نہیں، بلکہ قائدین نے گرفتاریوں میں پہل کی ہو۔ نیب اور کرپشن کے مقدمات کا ذکر نہیں کر رہا۔ وہ تو خیرا ہم ترین سیاسی لوگوں سے ہی مزین تھے۔ اس لئے بھی کہ ناجائز دولت ہے ہی ان کے پاس۔ باقی لوگ تو پلاسٹک کے شاختی کاڑی ہیں جو بھل اور گیس کے ظالمانہ بل دینے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ یا کرکٹ بیچ کے میچوں پر بھنگڑے ڈالتے ہیں۔ یعنی بے مقصد سے لوگ۔ جنہیں سیاسی طور پر ہمیشہ بے وقوف بنایا گیا ہے۔

لکھاری کو تعصب سے آزاد ہو کر لکھنا چاہیے۔ اور تجزیہ کا رکوب بھی لکی لپٹی کے بغیر کھل کر تجھ بولنا چاہیے۔ یہ نہیں کہ جہاں سے ذاتی فائدہ ملا، اسی چوکھٹ پڑھیر ہو گئے۔ ہمارے ملک میں کیونکہ ذاتی مسائل حد درجہ زیادہ ہیں۔ لہذا، بولنے اور لکھنے والے لوگوں کی اکثریت کو جیب میں ڈالنا قادرے آسان ہے۔ تحریک انصاف کی مخالفت میں خان کی جیل بھرو تحریک کو مکمل طور پر ناکام قرار دیا گیا۔ ایک بیانیہ بنانے کی کوشش کی گئی۔ جس میں عمران خان کے ہر فیصلے کی طرح، اس تحریک کے بارے میں بھی ایک جعلی سرکاری بیانیہ پیدا کیا جائے۔ ذاتی مشاہدہ نہ ہوتا تو میں بھی یہیں لکھتا کہ جناب جیل بھرو تحریک تو حد درجہ ناکام ٹھہری۔ پر ایسا ہو انہیں ہے۔ ہر ضلع سے لوگ نکلے ہیں۔ اپنی مرضی سے مقید ہوئے ہیں۔ بہر حال، یہ معاملہ سپریم کورٹ کے بروقت فیصلے سے تھم گیا ہے۔ بلکی سی امید تھی کہ حکومت سیاسی قیدیوں کو ازاد کیا جاتا ہے۔ اس طرز عمل کے بعد، یہ تحریک انصاف سے گلا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ مذاکرات کرنے کو تیار نہیں۔

ادنیا کی بہترین یونیورسٹی سے تعلیم یافتہ شیخو اور اس جیسے ان گنتے نوجوان، جیل کی پہلی رات کو یہ تو ضرور سوچتے ہوں گے کہ وہ ایک حد درجہ مہذب معاشرے کو چھوڑ کر ایک ایسے کرخت ترین نظام میں کیونکر آگئے جہاں کسی کی عزت محفوظ نہیں ہے۔ دراصل اس جنگل میں طاقت اور اقتدار کے نشے میں چور طبقات صرف اپنے ذاتی فوائد کو صائب سمجھتے ہیں۔ ملکی ترقی کی تو خیر کسی کو بھی فکر نہیں۔ پھر بھی ان حالات میں شیخو جیسے نوجوان ہمارے اچھے مستقبل کی نویں ہیں۔ شاید یہ اپنی زندگی میں بہتر پاکستان دیکھ پائیں؟